محبت فاتح عالم ---- بے اصل داستان یا حقیقت

محمد اسلم خان، شعبہ اسلامیات، گومل یونیورسٹی ڈی۔ آئی۔ خان، این۔ ڈبلیو۔ ایف۔ پی، (پاکستان)

Abstract

The love which means fondness and sacrifice for the beloved has its substance essentially and naturally present in everybody. The vow of Alast (the vow which Almighty had taken from the souls about His Godliness) and the sacred trust in respect of faith had the same spirit of love present in them. which is why, Allah, by creating human in the nature of His various other qualities, made him the manifestation of His own quality of love with the bestowal of this tender passion and in order to bless and make man enjoy the fruits of His assent He marked the love of the Prophet Muhammad (SAW) and His own as Divin command. Thus by this virtue Quran and Sunnah has mentioned its superiority and excellence on numerous occasions. Furthermore, its manifest for oneanother and the mutual love between different creatures and humans prospers and strengthens. The same nature of love was present amongst Prophet and His faithful companions and its celestial influence won over the hearts of Muhammad's companions who happily sacrificed their children, the power and the self, and honur and dignity for the great cause of Islam and eachother. The history of the Muslims is replete with the conquests and their rule over the different lands owing to this worthy Sunnah which also made submissive the hearts of the ruled. It is hence aptly said: Love conquers all.

محبت کی لغوی و اصطلاحی تحقیق:- لفظ محبت کے مادۂ اشتقاق اور تعریف میں علماء لغت کے مختلف اقوال ہیں، بعض کی رائے میں محبت حِبہ (بکسر حاء) سے ماخوذ ہے، حبہ اس بیج کو کہتے ہیں، جو صحراء میں کہیں گر کر مٹی اسے ڈھانپ لیتی ہے، اس پر بارشیں ہوتی ہیں، اور موسمی تغیرات اس پر اثر انداز نہیں ہوتے، لیکن جب اس کا وقت آ جاتا ہے تو وہ پھوٹ پڑتا ہے، اور اس پر پھل پھول آتے ہیں۔ اسی طرح جب محبت بھی کسی دل میں اپنی جگہ بنا لیتی ہے، تو حضور و غیبت آزمائش و محنت، رنج و راحت اور ہجر و وصال کسی حالت میں متغیر نہیں ہوتی۔ (۱) بعض کے نزدیک یہ لفظ حب سے مشتق ہے، جس کی وضاحت ابن منظور نے یوں کی ہے **الحُبّ الخشبات الاربع التی توضع علیها الجرة ذات العروتین** (۲) حُب کے معنی گھڑونچی ہے، کہ چار لکڑیوں کو جوڑ کر اسے بناتے اور پھر اس پر گھڑا رکھتے ہیں۔ یعنی جس طرح گھڑونچی پانی بھرے مٹکے کی بوجھ کو برداشت کرتی ہے اسی طرح محبت کو محبت اس لئے کہتے ہیں، کہ محبّ، عزت و ذلت اور اپنے دوست کی طرف سے نازل ہونے والی بلا و جفا کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتا ہے، بعض علماء کے نزدیک محبت حَب (بالفتح) سے ماخوذ ہے، المنجد میں اس کی تشریح ان الفاظ میں ہے، **المراد به الحبة القلب**، مراد اس سے حبہ دل ہے، حبہ دل پر دل کا نظام قائم ہے، چونکہ محبت حبہ دل پر قائم ہوتی ہے، لہٰذا محل کی مناسبت سے محبت کو محبت سے موسوم کیا گیا۔ (۳) بعض کہتے ہیں۔ محبت حباب سے مشتق ہے، **الحب من حباب الماء موجه الذی ینبع بعضه بعضاً**، جو موسلادار بارش یا پانی میں جوش آ جانے کے وقت نمودار ہوتا ہے، محبت میں چونکہ وصل محبوب کے لیے غلیان و جوش ہوتا ہے، اس لئے اسے محبت کہتے ہیں۔ (۴) اسی طرح اصطلاحاً بعض محبت کے معنی شوق الی المحبوب قرار دیتے ہیں، بعض اسے ایثار للمحبوب بیان کرتے ہیں، بعض کے نزدیک محبت اسے کہتے ہیں کہ قلب کو مراد محبوب کا تابع بنا دیا جائے۔ (۵) القشیری کی رائے میں **المحبة محو المحب بصفاته و اثبات المحبوب بذاته**، محبّ کے اپنی تمام صفات کو محو کرنے اور محبوب کی ذات کو ثابت کرنے کا نام محبت ہے، یعنی محبت وہ ہوتی ہے کہ محبّ اپنے محبوب حقیقی کے طلب میں اپنے تمام صفات کی نفی کرے اور ذات حق کا اثبات کرے۔ (۶) علامہ شبلیؒ کے الفاظ سے بھی یہی مفہوم واضح ہوتا ہے، کہ محبت کو محبت اس لئے کہتے ہیں، کہ وہ محبوب کے سوا تمام اشیاء کو قلب سے زائل کر دیتی ہے۔ (۷) اور سہل تستریؒ فرماتے ہیں، کہ **المحبة معانقة الطاعات وممانعیه المخالفات**، محبت یہ ہے کہ محبوب کی اطاعتوں کیساتھ تو بغلگیر ہو جائے، اور اس کی مخالفتوں سے اعراض کرے اور نافرمانیوں سے الگ ہو جائے کیونکہ جس شخص کے دل میں محبت جتنی زیادہ مضبوط ہوتی ہے دوست کا حکم بجالانا اتنا ہی اس پر آسان ہوتا ہے۔ (۸) الغرض محبت ایک وجدانی کیفیت ہے۔ اس کی حقیقت

Scanned with CamScanner